لڑکیوں کی پیدائش

پر ناگواری

ترتیب

مفتی محمد حذیفہ جلال پوری مفتی دارالافتاء وامام وخطیب

جامع مسجد دھامانوالہ دہرہ دون

شائع کردہ

شعبہ نشرواشاعت

جامع مسجد دھامانوالہ دہرہ دون

لڑکیوں کی پیدائش پر ناگواری

تصدیق

حضرت مولانا مفتی مجد القدوس خبیب رومی صاحب زید مجدہم
(صدر مفتی مدرسہ عربی مظاہر علوم سہارنپور و مفتی شہر آگرہ)

ترتیب

مفتی محمد حذیفہ جلال پوری مفتی دار الافتاء و امام و خطیب
جامع مسجد دھامانوالہ دہرہ دون

شائع کردہ

شعبہ نشر و اشاعت جامع مسجد دھامانوالہ دہرہ دون

منجانب: ایک صاحب خیر

Composed at

QAYAM GRAPHICS, Dehra Dun, Ph. :9675042215

Print at: FIROZ BINDING, Dehra Dun, Ph. : 8899313112

لڑکیوں کی پیدائش پر ناگواری

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے انسان کو وجود بخشا۔ پھر انہیں میں سے کچھ کو مرد اور کچھ کو عورت بنایا۔ کسی کو بچہ عطا کیا اور کسی کو بچی کی نعمت سے نوازا۔ کسی کو بیٹا دیا اور کسی کو بیٹی عطا فرمائی۔ یہ اسی کا فیصلہ ہے، اسی کا فعل ہے اور اسی کی قدرت و حکمت ہے جس میں کسی کو کوئی دخل نہیں۔ وہ چاہے تو کسی کو کچھ نہ دے اور چاہے تو سب کچھ دے دے۔ چاہے تو بیٹا دے اور چاہے تو بیٹی دے دے۔

لیکن آج کل ہمارے معاشرے میں جہاں بہت ساری برائیاں پائی جارہی ہیں، وہیں ایک بہت بڑی برائی یہ ہے کہ اگر کسی کے گھر میں بچی پیدا ہو جاتی ہے تو بجائے خوش ہونے کے گھر والے ناراض ہو جاتے ہیں، پیشانی پر شکن پڑ جاتی ہے۔ جن

ماؤں کے بطن سے وہ بچیاں جنم لیتی ہیں ان کو برا بھلا کہا جاتا ہے۔اس کی وجہ سے گھروں میں طرح طرح کے اختلاف و انتشار، جھگڑے اور فساد شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض مرتبہ قتل تک کی نوبت آجاتی ہے۔ اور اس سے زیادہ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ بہت ساری عورتیں بچی کی پیدائش سے ناخوش اور ناراض ہو جاتی ہیں۔ بچی کی ماں کو کوستی ہیں، لعن طعن کرتی ہیں حالانکہ انہیں یہ بالکل یاد نہیں رہتا کہ وہ خود بھی عورت ہیں اور خود بچی بن کر آئی تھیں۔ یہ خطرناک صورت حال تو ویسی ہی ہیں جو زمانۂ جاہلیت کے کفار و مشرکین کی تھی جس کو قرآن کریم نے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے:

"اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خبر دی جائے تو سارے دن اس کا چہرہ بے رونق رہے اور وہ دل ہی دل

میں گھٹتا رہے جس چیز کی اس کو خبر دی گئی ہے اس کی عار سے لوگوں سے چھپا چھپا پھرے کہ اس کو ذلت پر لئے رہے یا اس کو مٹی میں گاڑ دے۔ خوب سن لو ان کی یہ تجویز بہت بری ہے۔"

(سورۃ نحل ۱۴/۵۸، ۵۹) (بیان القرآن)

درحقیقت یہ حالت بد دینی، جہالت اور دین وشریعت سے ناواقفیت اور اس پر عمل نہ کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے کیونکہ اسلام نے تو عورتوں کو، لڑکیوں کو، بچیوں کو اور ان کی پرورش کرنے والوں کو عزت بخشی ہے اور طرح طرح کے انعام اور اجر و ثواب کا وعدہ کیا ہے۔

اب ہم چند احادیث مبارکہ ذکر کرتے ہیں جن میں ان کا مقام ومرتبہ، ان کی تربیت اور پرورش کرنے والوں کا مقام ومرتبہ

اوران کے لئے جنت کی خوشخبری بیان کی گئی ہے:

مبارک عورت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ عورت مبارک ہوتی ہے جس کی پہلی اولاد لڑکی ہو۔

(زین العلم بحوالہ معمولات نبوی)

جنت میں داخلہ کا سبب

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشار فرمایا کہ جس شخص کے یہاں لڑکی پیدا ہو پھر وہ نہ تو اسے کوئی تکلیف پہنچائے اور نہ اس کی توہین اور ناقدری کرے اور نہ محبت اور برتاؤ میں لڑکوں کو اس پر ترجیح دے (یعنی اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرے جیسا کہ لڑکوں کے ساتھ کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ لڑکی کے ساتھ اس حسن سلوک کے صلہ میں اس کو جنت عطا فرمائے گا۔ (مسند احمد)

جہنم سے نجات کا سبب

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس بندے یا بندی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹیوں کی ذمہ داری ڈالی گئی (اور اس نے اس ذمہ داری کو ادا کیا) اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لئے دوزخ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔

(بخاری و مسلم)

لڑکیوں کی پرورش کرنے والوں کا مقام و مرتبہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ دو لڑکیوں کا بار اٹھائے اور ان کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ سن بلوغ کو پہنچ جائیں تو وہ

اور میں قیامت کے دن اس طرح ساتھ ہوں گے، روای حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو بالکل ملا کر دکھایا (یعنی یہ کہ جس طرح یہ انگلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں اسی طرح میں اور وہ شخص بالکل ساتھ ہوں گے)۔ (مسلم)

جنتی ہونے کا فیصلہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس بندے نے تین بیٹیوں یا تین بہنوں یا دو بیٹیوں یا دو بہنوں کا بار اٹھایا اور ان کی اچھی تربیت کی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور پھر ان کا نکاح بھی کر دیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندے کے لئے جنت کا فیصلہ ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

جنتی ماں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بیچاری مسکین عورت اپنی دو بچیوں کو گود میں لئے ان کے پاس آئی اور سوال کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو تین کھجوریں دے دیں۔ اس نے ایک ایک دونوں بچیوں کو دے دی اور ایک خود کھانے کے لئے اپنے منہ میں رکھنے لگی۔ بچیوں نے اس تیسری کھجور کو بھی مانگا تو اس نے خود نہیں کھائی بلکہ وہ بھی آدھی آدھی کر کے دونوں بچیوں کو دے دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اس کے اس طرز عمل کا بہت اثر ہوا اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے اسی عمل کی وجہ سے جنت میں داخلہ کا اور دوزخ سے رہائی کا فیصلہ فرما دیا۔ (مسلم)

پس معلوم ہوا کہ لڑکی پیدا ہونے کو برا سمجھنا زمانہء جاہلیت کی بری رسم ہے۔ مسلمانوں کو اس سے قطعًا پرہیز کرنا چاہیے اور اس کے بالمقابل جو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس پر مطمئن اور خوش ہونا چاہیے۔

اسی کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی سمجھ لینی چاہئے کہ نسل انسانی اور سماج کی گاڑی کا ایک پہیہ مرد ہے اور ایک پہیہ عورت۔ اس گاڑی کے چلنے کے لئے دونوں ہی پہیوں کی یکساں ضرورت ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ایک پہیہ (مرد) ذرا بڑا اور مضبوط ہے اور دوسرا پہیہ (عورت) ذرا چھوٹا اور نازک ہے۔ لڑکیاں نہ ہوں تو مرد کا ہونا بھی نسل انسانی کے لئے بیکار ہے۔ اس لئے لڑکیوں کے ہونے سے رنجیدہ ہونا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا اور تقدیر کی شکایت ہے جو قطعاً حرام ہے۔ لہٰذا ایک مؤمن کو ایک مسلمان کو

اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلہ پر راضی رہنا چاہئے۔ یہی ایمان کا اور اسلام
کا تقاضا ہے اور اسی میں دنیا اور آخرت کی کامیابی اور بھلائی ہے
اور جب یہ بات معلوم ہو چکی کہ لڑکیوں کی پیدائش کو برا سمجھنا
زمانہء جاہلیت کی بری رسم ہے اور اس رسم بد کا سرور دو عالم، امام
الانبیاء محسن انسانیت حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتمہ
کر دیا ہے تو یہ خطرناک برائی مسلمانوں میں نہیں پیدا ہونی
چاہیے۔

چنانچہ معارف القرآن میں تفسیر روح البیان کے حوالہ سے
حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بات لکھی ہے

''مسلمان کو چاہئے کہ لڑکی پیدا ہونے پر زیادہ خوشی کا اظہار
کرے تاکہ جاہلیت کے فعل کی تردید ہو جائے۔''

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنے احکامات پر چلنے کی توفیق عطا

فرمائے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت اور کامل اتباع کی توفیق نصیب فرمائے۔

مآخذ

بیان القرآن معارف القرآن، معارف الحدیث، حدیث نبوی، معمولاتِ نبوی